سوال

(14) انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے دین ومقتیان شرع متین ارشاد فرمائیں کہ: جب اذان میں "اشھد ان محمدا رسول اللہ" یا خطبہ میں "اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کہا جاتا ہے تو اکثر لوگ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ کیا کتب احادیث وفقہ یا اقوالِ ائمہ سے اس کا کوئی ثبوت پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اور اگر اس کا کہیں سے جواز ثابت نہیں تو اس کے کرنے والے کیسے ہیں؟ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس فعل سے آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے اور اس کو فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں کیا یہ بات حدیث وفقہ میں کہیں موجود ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں جان لیجئے کہ دنیا فانی ہے، چند روز کی زندگانی ہے مرنا برحق ہے، جہاں تک ہوسکے جمع امور میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنی چاہیے، کیونکہ فلاح دارین اسی میں ہے اور اپنی طرف سے ہرگز کچھ ایجاد نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ وہ عند الطبع مرغوب و مستحسن ہو، جیسا کہ یہی امر لیجئے، یعنی تقبیل ابہام وغیرہ، جاہل عوام کالانعام بلکہ بعض خواص کے نزدیک بھی بہتر واحسن شمار کیا جاتا ہے، حالانکہ عند التاذین یا عند قول الخطیب "اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ" انگوٹھوں وغیرہ کا چومنا صحابہ کرام نے نہیں کیا باوجودیکہ "انہ لم یکن شخص احب الیھم منہ" یعنی ان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نزدیک کوئی شخصیت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر محبوب نہ تھی۔ (الحدیث) اور نہ ہی ائمہ اربعہ میں سے کسی امام نے یہ عمل کیا ہے اور جو فعل نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے اور نہ ائمہ اربعہ میں سے تو وہ کام بدعت اور مردود ہوتا ہے۔

انگوٹھے چومنا عبادت ہے:

قال الامام الجلی السیوطی الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلھا علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمة الشھادة کلھا موضوعات، انتھی مافی الرسالة المسماة بتیسیر المقال للامام الکبیر الشیخ/ جلال الدین السیوطی

(موضوعات کبریٰ 316/315 طبع سانگلہ ہل)

"امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: وہ احادیث جو کہ موذن کے کلمہ شہادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانے سے متعلق ہیں

وہ تمام تر موضوع ہیں۔ (تیسیر المقال للسیوطی) ([1])

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے کبائر علماء کے اقوال:

ماہرین فن لکھتے چلے آ رہے ہیں کہ یہ احادیث بے اصل ہیں اور پایہ صحت کو نہیں پہنچیں۔ جیسا کہ الشیخ ابن طاہر الحنفی، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، محدث شیخ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ دیگر علماء نے اپنی ان مشہور کتابوں میں ذکر کیا ہے جو ان کی طرف منسوب ہیں۔ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتویٰ تقبیل العینین میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اس فعل کو سنت سمجھ کر کرے وہ متبدع اور اس کا یہ عمل بدعت ہے۔ اور بہت سے علمائے ماہرین اس فعل کو بدعت کہتے ہیں بہ اندیشہ طوالت ان کا ذکر ترک کر رہا ہوں۔ اور مولانا الشیخ یعقوب حبرخی نے خیر الجاری شرح صحیح بخاری میں اس فعل کو صاف صاف بدعت لکھا ہے۔ الغرض یہ فعل ہرگز درست نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔

میں کہتا ہوں:

ان مسلمان دینداروں پر افسوس صد افسوس ہے کہ جو تعلیم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ یہ کلمات اذان کے وقت یا اس کے بعد کہا کرو اس کو تو ترک کر دیا اور اپنی طرف سے بہت سی باتیں ایجاد کر لیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: جیسا موذن کہتا ہے ویسا ہی کہو، تمام قسم کے صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ (بخاری)

"اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مقام وسیلہ ([2]) اور فضیلت عطا کیجئے اور انہیں (شفاعت کے) اس "مقام محمود" پر سرفراز فرمائیے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

یہاں تک ہی یہ دعا پڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اس کے لئے واجب ہو گی۔ اور بعض لوگ "وَعَدْتَهُ" کے بعد اور بھی چند کلمات پڑھتے ہیں وہ درست وثابت نہیں ہیں، کیونکہ وہ کسی صحیح حدیث شریف میں نہیں آئے۔ ([3])

اذان کے بعد "محمد رسول اللہ" کا اضافہ کرنا:

اور بعض لوگ اذان کے بعد "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ "محمد رسول اللہ" کا اضافہ کرتے ہیں یہ بھی درست نہیں ہے۔ اگرچہ "محمد رسول اللہ" قرآن کریم (وحدیث) وغیرہ میں موجود ہے لیکن خاص اس موقع پر شارع سے ثابت نہیں ہے اور جو امر شارع سے ثابت ہو وہی کرنا چاہیے۔ اپنی طرف سے ایجاد کر لینا بہت مذموم عمل ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں منقول ہے کہ: جب کوئی چھینک لے تو "الحمد للہ" کہے اور سننے والا "یرحمک اللہ" یہ شارع کا حکم تھا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وقت ایک شخص نے چھینکنے کے بعد "الحمد للہ السلام علیکم" کہا۔ حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "علیک وعلی امک" یعنی تم پر اور تمہاری ماں پر سلام ہو، تو وہ شخص کچھ خفا سا ہو گیا۔ حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: بھائی خفا کیوں ہوتے ہو؟ میں نے کوئی بے جا کلمہ تو نہیں کہا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے کہا تھا جیسا کہ تم نے چھینک لینے کے بعد کہا ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی جواب دیا تھا جیسا کہ میں نے! اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مقام سلام کہنے کا نہیں ہے۔ (ھکذا فی الترمذی و ابی داؤد والمشکاۃ وغیرھا من کتب الحدیث۔ مسلم 1/381۔ مصابیح السنۃ 1/363)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے چھینک لی اور اس کے بعد "الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" کہا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود رسول اللہ پر ہیں، لیکن یہ مقام درود وغیرہ کا نہیں ہے، جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے (یعنی الحمد للہ کہنے کی) ویسا ہی کرو، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس موقع پر اول الذکر کلمہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ کہنے کی تعلیم نہیں دی ہے۔

(کذافی المشکاۃ الالبانی 1/313)

اب (ماہرین) فطانت پر مخفی نہیں ہے کہ معاذاللہ "محمد رسول اللہ" کا ذرہ بھی انکار نہیں ہے، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ اس کا موقع و محل نہیں ہے۔ اس موقع پر جواذکار وادعیہ ہیں انہیں کو پڑھنا چاہیے۔ نیز شیخ عبدالحق حنفی دہلوی نے بھی یہی لکھا ہے کہ "محمد رسول اللہ" کا یہ محل و موقع نہیں ہے اور اس کا کہنا نادرست ہے۔ (کذافی اشعۃ اللمعات شرح مشکاۃ للشیخ عبدالحق حنفی دہلوی) انتہی 1/380

اذان کے جواب کا مسنون طریقہ :

اذان سے متعلق مسنون طریقہ سمجھ لینا چاہیے۔ اولا مؤذن جب "اللہ اکبر" کہنے تو سننے والا بھی اسی طرح کہے اور جب مؤذن "اشہدان لاالہ الااللہ" کہے تو وہ بھی جواب میں یہی کہے، اور جب مؤذن "اشہدان محمدا رسول اللہ" کہے تو سننے والا بھی "اشہدان محمدا رسول اللہ" کہے اور انگوٹھے وغیرہ نہ چومے کیونکہ یہ بدعت ہے، کمامر، اور مؤذن "حی علی الصلاۃ" کہے تو سننے والا "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہے اور جب "حی علی الفلاح" کہے تو سننے والا "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" ([4]) کہے۔ جبکہ بعض لوگ ان دو کلموں یعنی "حی علی الفلاح" کو سن کر "ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن" (جو اللہ تعالیٰ نے چاہا سو ہوگیا اور جو کچھ نہ چاہا وہ نہ ہوا) کہتے ہیں، یہ کہنا نادرست اور بے اصل ہے (ھکذافی شرح الشیخ/عبدالحق حنفی الدہلوی ([5]))

اور جب مؤذن "اللہ اکبر" کہے تو سننے والا بھی "اللہ اکبر" کہے اور جب وہ "لاالہ الااللہ" کہے تو سننے والا بھی صرف "لاالہ الااللہ" کہے اور "محمد رسول اللہ" کو ساتھ نہ ملائے کیونکہ یہ اس کے کہنے کا مقام نہیں ہے، بلکہ یہاں ایسا کہنا بدعت ہے۔

افسوس جہالت نے ایسا زور پکڑا ہے کہ جو حق بات ہے وہ ناحق اور باطل شمار کی جاتی ہے اور جو بات باطل اور بے اصل ہے وہ مروج اور دائرہ حق میں شمار کی جاتی ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ: جب سنت کی جگہ بدعت اور بے اصل بات قائم کی جائے تو سنت تونیست ونابود ہوجاتی ہے اور بے اصل بات محکم اور مضبوط ہوجاتی ہے۔ (مشکاۃ) حقیقت میں یہی حال ہے کہ سنت متروک اور بدعت رواج پارہی ہے۔

اقامت کے جواب کا مسنون طریقہ :

اقامت کا جواب بھی ویسا ہی دیا جائے جیسا کہ اذان میں مذکور ہوا۔ البتہ مؤذن جب (فجر کی اذان میں) "الصلاۃ خیر من النوم" ([6]) کہے تو سننے والا بھی "الصلاۃ خیر من النوم" ہی کہے اور "صدقت وبررت" وغیرہ نہ کہے، تاہم اقامت میں جب "قد قامت الصلاۃ" کہا جائے تو سننے والا "اقامہا اللہ وادامہا" ([7]) کے علاوہ کچھ نہ کہے کیونکہ اس کے علاوہ کا ثبوت حدیث میں موجود نہیں ہے۔

مؤذن کے جواب سے فارغ ہوکر درود شریف اور مذکورہ بالا دعا پڑھے نیز اپنے یا غیر کے لئے جو دعا مانگے قبول ہوگی یہ مسنون طریقہ ہے، باقی بدعت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

حررہ العاجزابو محمد عبدالوہاب الفنجابی الجھنگوی ثم الملتانی نزیل الدہلی، تجاوزاللہ عن ذنبہ الخفی والجلی فی اواخر شہر اللہ المحرم 1306ھ

اسمائے گرامی مؤیدین علمائے کرام :

سید محمد عبدالسلام غفرلہ 1299ھ

خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوہاب 1300ھ

عبدالجبار بن عبدالعلی 1300ھ حیدر آبادی

عبدالرؤف 1303ھ

ابو محمد عبدالحق لودھیانوی 1305ھ

جواب صحیح ہے۔ نمقہ محمد یٰسین الرحیم آبادی العظیم آبادی، عفی عنہ

جواب صحیح ہے۔ حررہ العاجز محمد فقیر اللہ الفنجابی

جواب ہذا صحیح ہے۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

اور بعض (لوگ) اذان کے بعد دعا میں "الدرجۃ الرفیعۃ" اور "الصلاۃ خیر من النوم" کے جواب میں "صدقت وبررت وبالحق نطقت" کہتے ہیں اس کی بھی کوئی اصل نہیں، بلکہ جواب میں بھی ویسا ہی کہنا چاہیے جیسا کہ موذن کہتا ہے، مگر جہاں تصریح ہو وہاں ویسا ہی کہے اپنی طرف سے کچھ ایجاد کر کے اضافہ نہ کیا جائے۔ محمد طاہر سلہٹی 1304ھ

محمد یوسف 1303ھ

---

[1] ردالمختار 1/293، کس قدر ظلم ہے کہ بعض الناس اپنی قدیم کتب کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے جن کی آج یہ تقلید کرتے ہیں انہوں نے دلائل سے رد کیا ہے، جیسے در مختار میں ہے کہ ولا یشتغل بغیر اجابۃ۔ ینبغی للسامع ان لا یتکلم ولا یشتغل بشیء فی حالۃ الاذان والاقامۃ۔ اذان واقامت سننے والا سوائے جواب دینے کے نہ زبان سے کوئی کلمہ نکالے اور نہ ہاتھ سے کوئی کام کرے۔ (درمختار 1/293) ردالمختار میں علامہ شامی نے نقل کیا ہے کہ لم یصح فی المرفوع من کل ہذا شیئ 1/193، تمیز الطیب ص 189 المقاصد الحسنہ، ص 450، کشف الخفاج 2 ص 206۔ (جاوید)

[2] "وسیلہ" جنت کے ایک درجہ کا نام ہے (مشکاۃ)، فتح الباری 2/94 مصابیح السنہ 1/272

[3] اذان کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے جیسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص موذن (کی اذان) سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ، رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔" (مسلم 1/290، مشکوۃ البانی 1/209، مصابیح السنہ 1/273) (جاوید)

[4] مؤلف کو یہاں سہو ہو گیا ہے جبکہ "حی علی الصلوۃ" اور "حی علی الفلاح" دونوں کے جواب میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہنا ہی ثابت ہے۔ (بخاری ومسلم) اور "العلی العظیم" کے کلمات کا اضافہ مسند احمد بن حنبل اور نہ ہی سنن نسائی میں ثابت ہے بلکہ یہ منکر اور باطل اضافہ ہے جو کہ صحیح احادیث کے مخالف ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: مشکوۃ المصابیح تحقیق البانی حدیث 675 (خلیق)

[5] اشعۃ اللمعات ص 1/381

عام طور پر معروف ہے کہ "الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اذان میں داخل کئے تھے۔ یہ بات سراسر غلط ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو جو اذان سکھائی تھی اس میں یہ الفاظ منقول ہیں : ان کان فی صلاۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم ۔ (ابوداوَد 1/340، نسائی 2/7، مصابیح السنہ 1/269)[6]

[7] تکبیر کے دوران یا بعد میں "اقامها الله وادامها" کہنے والی ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حدیث کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا ہے۔ لہذا "قد قامت الصلوۃ" کے جواب میں "قد قامت الصلوۃ" کے الفاظ ہی کہے جائیں۔ باقی کلمات کا جواب عمومِ حدیث اذان پر عمل کرتے ہوئے دیا جائے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے : مشکوۃ المصابیح، تحقیق البانی حدیث 670 ۔۔۔ (خلیق)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 187

محدث فتویٰ